سوال

(176) قبرستان کی جگہ پر ذاتی مکان بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جناب مفتی صاحب!

گزارش ہے کہ ایک آدمی نے تقریباً ایک مرلہ زمین خریدی، جس کے ساتھ ہی قبرستان ہے۔ قبروں پر مٹی نہ ڈالنے اور بارشوں کی وجہ سے مٹی بہہ جانے سے قبروں کا نشان مٹ چکا ہے۔ مذکورہ آدمی نے علم ہونے کے باوجود قبرستان کی جگہ میں سے تقریباً ۳ مرلے ساتھ ملالی ہے اور اس پر عمارت بنا کر گندم پیسنے والی چکی اور دھان چھڑنے والی مشین نصب کردی ہے۔ اسی طرح شخص مذکور نے اپنی رہائش کے لیے تقریباً ۴ مرلے جگہ خرید کر اس کے ساتھ بھی قبرستان کی تقریباً چار مرلے جگہ ملا کر مکان بنا لیا ہے اور اس میں رہائش پذیر ہے۔

کیا ایسی جگہ (قبرستان) پر رہائش رکھنا اور کاروبار کرنا جائز ہے؟ نیز قبروں پر عمارت بنانے کا کیا گناہ اور قیامت کو کیا سزا ہوگی؟ (سائل: مولوی عتیق الرحمن ولد حافظ محمد عبد اللہ، تحصیل و ضلع گوجرانوالہ) (۲۴ دسمبر ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبروں کی بے نشان زمین کو اپنے ذاتی استعمال میں لانے کا کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ وہ قطعۂ ارضی وقف نہ ہو بایں صورت یہ جگہ قبرستان کے حکم میں نہیں رہتی۔ علامہ ملا علی قاری نے ''مرقاۃ'' (۱/۴۵۶) میں اس امر کی تصریح کی ہے۔ ہمارے شیخ محمد عبدہ الفلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بہر حال نزاع اس قبر میں ہے جو ظاہر ہو ورنہ بطنِ ارض میں نا معلوم کتنی قبریں ہیں۔ جن پر ہم چلتے پھرتے ہیں۔ پس قبر مندرس (بے نشان) اور قبر ظاہر کو ایک حکم نہیں دے سکتے۔ (احکام جنائز، ص:۲۵۶) نیز ہمارے شیخ محدث روپڑی رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: جب قبرستان کا نام و نشان نہ رہے تو اس کا حکم قبر کا نہیں رہتا۔'' (فتاویٰ اہل حدیث: ۱/۳۴۴)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:200

محدث فتویٰ